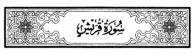
کیاان کے مگر کو بے کار نہیں کر دیا؟ <sup>(۱)</sup> اور ان پر پر ندول کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیئے۔ <sup>(۲)</sup> جو انہیں مٹی اور پھر کی کنگریاں مار رہے تھے۔ <sup>(۳)</sup> پس انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔ <sup>(۳)</sup>

سور ہُ قریش کی ہے اور اس میں چار آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ تعالی کے نام سے جو بڑا مہوان نمایت رحم والاہے-

قریش کے مانوس کرنے کے لیے(ا) (یعنی) انہیں جاڑے اور گرمی کے سفرے مانوس کرنے کے لیے۔ <sup>(۵)</sup> (اس کے شکریہ میں)۔(۲) اَلَهُ يَجْعَلُ كَيْدَهُمُ فَى اَتَّفُيلُهُ لِيَ اَلَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللْلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُنْ اللَّهُ اللْمُنْ اللْمُنْ اللَّهُ اللْمُنْ اللْمُنْ الْمُنْ الْمُلِمُ اللَّهُ اللْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُنْ اللَّهُ اللْمُنْ اللْمُنْ الْمُنْ اللْمُنْ اللَّهُ اللْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُل



لِإِيُلْفِ قُرَيْشٍ ڽُ

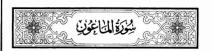
الْفِهِمُ رِحُلَةَ الشِّتَأَءِ وَالصَّيْفِ ۞

کے برابر تھیں 'جس فوجی کے بھی یہ کنگری لگتی وہ پکھل جا آاور اس کا گوشت جھڑ جا آاور بالآخر مرجا تا- خود ابرہہ کا بھی صنعاء پہنچتے بہتی بہتی انجام ہوا- اس طرح اللہ نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی- کھے کے قریب پہنچ کر ابرہہ کے لشکرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کے 'جو کھے کے سردار تھے 'اونٹوں پر قبضہ کرلیا' جس پر عبدالمطلب نے آکر ابرہہ سے کہا کہ تو میرے اونٹ واپس کر دے جو تیرے لشکریوں نے پکڑے ہیں- باقی رہا خانہ کعبہ کا مسکلہ' جس کو ڈھانے کے لیے تو آیا ہے تو وہ تیرا معالمہ اللہ کے ساتھ ہے' وہ اللہ کا گھرہے' وہی اس کا محافظ ہے' تو جانے اور بیت اللہ کا مالک اللہ جانے۔ (ابیرالنفاسیر)

- (۱) کعنی وہ جو خانہ کعبہ کو ڈھانے کاارادہ لے کر آیا تھا' اس میں اس کو ناکام کر دیا۔ استفہام تقریری ہے۔
  - (۲) ابابیل 'پرندے کا نام نہیں ہے ' بلکہ اس کے معنی ہیں غول در غول۔
- (٣) سِبِغِیلِ مٹی کو آگ میں پکا کراس سے بنائے ہوئے کنگر-ان چھوٹے چھوٹے پھروں یا کنگروں نے توپ کے گولوں اور بندوق کی گولیوں سے زیادہ مملک کام کیا-
  - (٣) ليتى ان كے اجزائے جسم اس طرح بكھر كئے جيسے كھائى ہوئى بھوى ہوتى ہے-
    - 🖈 اسے سور وَ ایلاف بھی کہتے ہیں 'اس کا تعلق بھی گزشتہ سورت سے ہے۔
- (۵) إِنلاَفٌ كَ معنى بين النوس اور عادى بنانا ' يعنى اس كام سے كلفت اور نفرت كا دور ہو جانا- قريش كى گزران كا ذريعہ تجارت تھى- سال بيں دو مرتبہ ان كا تجارتى قافلہ باہر جا آباور وہاں سے اشيائے تجارت لا آ- سرديوں بيں يمن ' جو گرم علاقہ تھااور گرميوں بيں شام كى طرف جو محتلا اتھا- خانہ كعبہ كے خدمت گزار ہونے كى وجہ سے تمام اہل عرب ان

فَلْيَعَبُدُوُا مَتَ لَمَنَا الْبِيئِدِ ۞

الَّذِي أَطْعَدُ فَمْ مِنَّ جُوْءٍ وَأَوْامَنَهُمُ مِنْ خَوْنِ ٥



آرَءَيْتَ الَّذِي يُكُذِّبُ بِالدِّيْنِ أَ

فَذَٰ لِكَ الَّذِي يَدُعُ الْيَتِيْءَ ﴿

پس انہیں چاہیے کہ ای گھرکے رب کی عبادت کرتے میں میں میں انہیں

۔۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا <sup>(۱)</sup> اور ڈر (اور خوف) میں امن (وامان) دیا۔ <sup>(۲)</sup>

سور ہُ ماعون مکی ہے اور اس میں سات آبیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہمان نمایت رحم والاہے۔

کیا تو نے (اسے بھی) دیکھا جو (روز) جزا کو جھٹلا تا ہے؟ (۱)

یں وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ (۲)

کی عزت کرتے تھے' اس لیے ان کے قافلے بلا روک ٹوک سفر کرتے' اللہ تعالیٰ اس سورت میں قریش کو بتلا رہا ہے کہ تم بوگری میں دو سفر کرتے ہو تو ہمارے اس احسان کی وجہ سے کہ ہم نے تہمیں سکے میں امن عطا کیا ہے اور اللی عرب میں معزز بنایا ہوا ہے۔اگر میہ چیز نہ ہوتی تو تہمارا سفر ممکن نہ ہوتا۔ اور اصحاب الفیل کو بھی ہم نے اس لیے تباہ کیا ہے کہ تہماری عزت بھی برقرار رہے اور تہمارے سفروں کا سلسلہ بھی' جس کے تم خوگر ہو' قائم رہے' اگر ابرہہ این ندموم مقصد میں کامیاب ہو جاتا تو تہماری عزت و سیادت بھی ختم ہو جاتی اور سلسلہ سفر بھی منقطع ہو جاتا۔اس لیے تمرموم مقصد میں کامیاب ہو جاتا تو تہماری عزت و سیادت بھی ختم ہو جاتی اور سلسلہ سفر بھی منقطع ہو جاتا۔اس لیے تمہمیں چاہیے کہ صرف اس بیت اللہ کے رب کی عبادت کرو۔

- (l) ندکورہ تجارت اور سفر کے ذریعے ہے۔
- (۲) عرب میں قتل و غارت گری عام تھی لیکن قریش مکہ کو حرم مکہ کی وجہ سے جو احترام حاصل تھا'اس کی وجہ سے وہ خوف و خطر سے محفوظ تھے۔

الله السورت كوسُورةُ الدِّيْنِ سُورةُ أَرَأَيتَ اور سُورَةُ الْيَتِيْمِ بَعَي كَتَ بِين - (فُخَ القدير)

- (٣) رسول الله صلى الله عليه وسلم كو خطاب ہے اور استفهام سے مقصد اظهار تعجب ہے- رؤیت معرفت کے مفہوم میں ہے اور دین سے مراد آخرت كاحباب اور جزا ہے- بعض كہتے ہیں كه كلام میں حذف ہے- اصل عبارت ہے "كياتو نے اس فخص كو پچيانا جو روز جزا كو جھلا تاہے؟ آيا وہ اپني اس بات میں صحح ہے یا غلط؟
- (٣) اس لیے کہ ایک تو بخیل ہے۔ دو سرا' قیامت کا منکر ہے 'بھلا ایسا ہخص میٹیم کے ساتھ کیوں کر حسن سلوک کر سکتا ہے؟ میٹیم کے ساتھ تو وہی شخص اچھا ہر آؤ کرے گا جس کے دل میں مال کے بجائے انسانی قدروں اور اخلاقی ضابطوں کی